سوال

(111) شوہر پر بیوی کا حق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوئی ہے جو مجھ سے بیس سال بڑا ہے۔ لیکن عمر کا یہ فرق میرے لیے کبھی بھی مسئلہ نہیں رہا۔ میں اس فرق کو ذرا بھی اہمیت نہیں دیتی اگر اس کا معاملہ میرے ساتھ بہتر ہوتا۔ اس نے میرے نان نفقہ میں کبھی کمی نہیں کی بلکہ میرے اوپر خوب پیسے خرچ کرتا ہے اور کبھی میرے ساتھ جھگڑتا نہیں۔ لیکن ان کے علاوہ اور چیزیں بھی تو ہیں جن کی مجھے ضرورت ہے۔ دو میٹھے بول کے لیے میرے کان ترس گئے۔ شوہر اور بیوی کے درمیان جو جذباتی لگاؤ اور محبت ہوتی ہے وہ جذباتیت اسکے اندر مفقود ہے۔ اس کا معاملہ میرے ساتھ نہایت سرد اور ہر طرح کی گرم جوشی سے خالی ہے۔ وہ مجھے صرف کھانا پکانے یا بچہ پیدا کرنے کی مشین سمجھتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ اس سے اس بات کی شکایت کی تو اس نے جواب دیا کہ کیا میں نے تمہارے نان نفقہ میں کبھی کوئی کمی کی؟

میں پوچھتی ہوں کہ کیا اسلامی شریعت کی رو سے میرا حق صرف نان نفقہ تک محدود ہے؟ کیا میرا حق نہیں کہ وہ میرے ساتھ محبت اور گرم جوشی کا مظاہرہ کرے۔ مجھ سے میٹھی گفتگو کرے؟ اور میری نفسیاتی ضرورتوں کو پورا کرے؟ مجھے یقین ہے کہ یہ میرا حق ہے؟ کیا میرا یقین صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا خیال سوفی صد درست ہے۔ کیوں کہ اسلامی شریعت نے شوہروں پر جہاں یہ واجب کیا ہے کہ بیویوں کی مادی ضروریات معروف طریقے سے پوری کریں وہیں نفسیاتی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی تاکید کی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے تو اس نفسیاتی سکون اور محبت والفت کو عورتوں کی تخلیق کا مقصد بتایا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے :

وَمِن ءايـٰتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزو‌ٰجًا لِتَسكُنوا إِلَيها وَجَعَلَ بَينَكُم مَوَدَّةً وَرَحمَةً... [۲۱] ... سورة الروم

’’اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم میں سے ہی تمہارے لیے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہاے درمیان محبت ورحمت کے بیج بوئے‘‘

اس آیت کے مطابق شادی شدہ زندگی کے اغراض ومقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ دونوں کے درمیان محبت والفت اور نفسیاتی سکون کی فضا قائم ہو۔ اگر شادی شدہ زندگی میں یہ نفسیاتی اور جذباتی عنصر مفقود ہو تو یہ وہ شادی نہیں جس کی طرف قرآن نے دعوت دی ہے :

وَعاشِروهُنَّ بِالمَعروفِ [۱۹] ... سورة النساء

''اوران کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی گزارو''

اس آیت کی رو سے وہ شوہر حضرات زبردست غلطی پر ہیں جویہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کونان نفقہ دے کراس کے کھانے کپڑے کا انتظام کرکے حق زوجیت سے آزاد ہوگئے۔ وہ یہ بھول رہے ہیں کہ بیوی کو کھانے، کپڑے کے علاوہ بھی کچھ چاہیے۔ اس کےلیے جتنا کھانا، کپڑا ضروری ہے اتنا ہی محبت، مسکراہٹ، چھیڑچھاڑاور جنسی تعلقات اس کےلیے ضروری ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ اس نفسیاتی اور جذباتی پہلو کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ذیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

روایتوں میں ہے کہ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلخ کلامی کرتی تھیں۔ ایسے موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضبط سے کام لیتے تھے اور اس تلخ کلامی کا جواب محبت سے دیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مذاق بھی فرماتے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی عقل کے لحاظ سے برتاؤ کرتے تھے۔ ان کے ساتھ تفریح بھی کرتے تھے۔ روایتوں میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ دوڑ بھی لگائی ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:

"إن الله يبغض الجعظري الجواظ"

''اللہ ان سے نفرت کرتا ہے جواپنے گھر والوں کےلیے نہایت سخت اوراپنے آپ میں متکبر ہوں (شیخی، بگھارتے ہوں)''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارےلیے سب سے بہترین مثال ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام تر پیغمبرانہ اور سیاسی ذمہ داریوں کے باوجوداپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی بیویوں کی جذباتی اور نفسیاتی ضرورتوں کاخیال رکھا۔ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کے ساتھ سلوک حسن معاشرت اور حسن خلق پر مبنی ہوتا تھا۔ انصار کی لڑکیاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس کھیلنے کےلیے آیا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی انہیں ان کے ساتھ کھیلنے سے منع نہیں فرمایا بہ شرطے کہ اس میں کوئی قابل گرفت بات نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برتن میں جس جگہ پیتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا ہونٹ وہاں رکھتے اور پانی پیتے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھتے۔ ان کی گود میں سر رکھ کر آرام کرتے۔ جب کچھ حبشی مسجد نبوی کے سامنےاپنے کرتب دکھا رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کھیل دکھایا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کا سہارالیے ہوئے تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

"خَيرُكُم خَيرُكُم لأَهلِهِ، وَأَنَا خَيرُكُم لِأَهلِي" (زادالمعارج 1ص 78-79)

''تم میں سے بہتر وہ ہے جواپنے گھر والوں کےلیے بہتر ہواور میں اپنے گھر والوں کےلیے بہتر ہوں''

عصر کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر کےلیے جاتے اوررات میں اس بیوی کے پاس قیام کرتے جس کی باری ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس میں غفلت نہیں برتی۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کچھ خاص خیال رکھتے تھے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں میں وہ سب سے کم سن اور شادی کے وقت کنواری تھیں۔ ظاہر ہے کہ بیوہ مطلقہ عورت کے مقابلے میں انہیں زیادہ التفات کی ضرورت تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی کی مادی ضروریات کے ساتھ ساتھ نفسیاتی اور جذباتی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پرچلتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تمام تر سخت مزاجی کے باوجود فرماتے تھے کہ شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ بچوں کی طرح سلوک کرنا چاہیے۔ ان کے ساتھ کھیل کود کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ محبت کرنی چاہیے۔

ہمارے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی مثال سے بڑھ کر کون سی مثال ہوسکتی ہے؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد:1، صفحہ:254

محدث فتویٰ